389- مسلمان ہونے والی نصرانی عورت کا ولی

سوال

میرا مسلمان خاندان سے تعلق ہے اور عقیدہ اسلامیہ پر ہی میری پرورش ہونے کے باوجود میری زندگی میں کئی نشیب و فراز آئے جنہیں میں اندھیرا اور جاہلیت شمار کرتا ہوں، اس مرحلہ میں مجھ سے کچھ برس تک جاہلیت کے کام سرزد ہوتے رہے۔
لیکن الحمدللہ اللہ تعالی نے مجھے ھدایت سے نوازا اور مجھے پھر صراط مستقیم پر واپس لوٹا دیا۔
اسی دوران میرے ایک عیسائی لڑکی سے تعلقات بھی رہے، اور اب اللہ تعالی کے چاہنے سے اسلام بھی قبول کر چکی ہے اور اب ہم شادی کرنے کی تیار کر رہے ہیں۔
لیکن ہمیں ایک مشکل درپیش ہے کہ وہ ایک عیسائی دیندار گھرانے سے تعلق رکھتی ہے اور اس کا باپ پادری ہے، جب اس کے خاندان کو ہمارے تعلقات کا علم ہوا تو انہوں نے ہمارے تعلقات ختم کرنے میں ہر قسم کے وسائل استعمال کیے حالانکہ ہم نے انہیں اس کے اسلام کا بھی نہیں بتایا تھا۔
اب ہمارے یہ تعلقات اس درجہ تک جا پہنچے ہیں کہ وہ اپنے خاندان سے لڑنے اور میرے ساتھ بھاگنے پر بھی تیار ہے، باوجود اس کے کہ ہمیں اس معاملہ میں بہت ساری صعوبات کا بھی علم ہے، لیکن ہم ایک دوسرے سے بہت زیادہ محبت کرتے ہیں، مجھے یہ بھی علم ہے کہ شریعت اسلامیہ میں عورت کا نکاح ولی کے بغیر نہیں ہو سکتا، جو کہ میرے علم کے مطابق عورت کے خاندان سے ہونا چاہیے۔
یہاں میرا پہلا سوال یہ ہے کہ: کیا اس کے خاندان کے بغیر ہماری شادی کو سوچنا شریعت اسلامیہ کے موافق ہے؟
دوسرا سوال یہ ہے کہ: اگر ایسا کرنا جائز ہے تو پھر عورت کا ولی کون ہوگا، کیونکہ اس کے خاندان میں سے کوئی بھی اس شادی پر رضامند نہیں؟

پسندیدہ جواب

اول:

ہم اللہ تعالی جو کہ صاحب فضل و احسان کا مالک ہے کا شکر ادا کرتے ہیں کہ اس نے آپ کو گمراہی اور ضلالت اور حیرانی و پریشانی اور ضیاع کے دور سے نکال کر دوبارہ حق کی طرف لوٹایا ہے۔

اللہ سبحانہ و تعالی ہی جسے چاہتا ہے ھدایت نصیب کرتا ہے اس لیے آپ کو چاہیے کہ آپ اللہ تعالی کی نعمت کا شکر ادا کرنے کے لیے اللہ تعالی کے حقوق ادا کریں اور ایسے کاموں سے اجتناب کریں جن سے اللہ تعالی نے منع فرمایا ہے اور جو اس کے غضب کا باعث بنتے ہیں۔

اور اس کے ساتھ ساتھ آپ کو ہر چیز سے زیادہ مجبوت یہ ہونا چاہیے کہ آپ جو عمر گمراہی ضلالت میں ضائع کر چکے ہیں اس کا استدراک کرتے ہوئے اعمال صالحہ کرنے کی کوشش کریں اور خیر و بھلائی کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں تاکہ پچھلے وقت کا تدارک کیا جا سکے۔

دوم:

جب کہ وہ عورت اسلام قبول کر چکی ہے۔ جس پر اللہ تعالی کا جتنا بھی شکر کیا جائے کم ہے تو اب اس کا کوئی بھی کافر رشتہ دار ولی نہیں بن سکتا، کیونکہ کسی مسلمان کی ولایت کافر کو نہیں ملتی، اگر تو وہ ایسے ملک میں رہائش پذیر ہے جہاں پر مسلمان حکمران ہو تو وہ اس کا ولی بنے گا کیونکہ نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

(ولی کے بغیر نکاح نہیں ہوتا، اور جس کا ولی نہ ہو حکمران اس کا ولی ہوگا) سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (1880) مسند احمد، دیکھیں صحیح الجامع حدیث نمبر (7556) ۔

لیکن اگر مسلمان حکمران نہیں تو پھر اس مسئلہ میں مسلمانوں کے مرجع اور امام یا پھر جس کی بات تسلیم کی جاتی ہے مثلا اسلامک سینٹر کے مدیر یا امام مسجد اور خطیب وغیرہ اس کا ولی ہوگا جو اس کا نکاح کرے ۔

آپ مزید تفصیل دیکھنے کے لیے سوال نمبر (2127) کے جواب کا بھی مطالعہ کریں ۔

واللہ اعلم .